خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 97

Track 1

Time 28:28

مراقبہ میں دیکھی ہو ئی چیز کا کیسے پتا چلے گا؟

یہ افتخار عظیمی صاحب کا سوال ہے کہ مرا قبہ کی حالت میں ہم بہت کچھ
دیکھتے ہیں ہمیں کیسے پتا چلے گا جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں صیحح دیکھ رہے
ہیں یا غلط دیکھ رہے ہیں برا ئے مہر بانی جواب سے نوازے کیجئے ؟

سوال یہ ہے کہ مرا قبہ کی حالت میں بہت ساری چیزیں نظر آتی ہیں آپ
حضرات کی معلومات میں یہ بھی دیکھا جا ئے کہ روحانی ڈائجسٹ کی میں ایک
ماورائی دنیا کا عنوان پیش ہو تا ہے اور اس کو کئی سال ہو گے ہیں اس
معاورائی دنیا سے جو قانون چھپتا ہے روحانی ڈائجسٹ میں اس میں بھی ہم جو
مراقبہ میں دیکھی ہو ئی کیفیات ہیں وہ چھا پتے ہیں اور مرا قبہ جیسے کہ بر
حال مرا قبہ کا ذکربھی آیا ہے اب تو ہماری پہنچان بھی مراقبہ کے نام سے ہو نے
لگی ہے ایک دوست نے یہ بتا یا کہ شادی میں ہم شریک ہو ئے دو تین بندے تھے ہ
وہ وہاں جتنے بھی لوگ تھے سب نے شور مچا یا بھئی مرا قبہ والے آگئے بھئی مرا
قبہ والے آگیا یہ اللہ کا کرم ہے کہ اب سے تقریباً بیس سال پہلے میں نے یہ مرا
ق بہ کا تعارف کر وایا پاکستان میں اللہ کی مخلو ق سے اس وقت کافی مخالفت
بھی ہوئی لوگوںنے بہت برا بھلا بھی کہادھمکی بھی دی گئی اور ساری کوشش
بھی کی گئی کہ یہ کالم ختم ہو جا ئے تو اللہ کے فضل وکرم سے یہ ہوا کہاب
صورت حال یہ ہے کہ پاکستا ن سے بڑی آبادی جو ہے و اقف ہو گئی ہے اور
لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آگئی ہے یہ زمین پر رہنا ہی صرف مادی وسائل
تک ہی زندگی نہیں ہے ایک اور زندگی ہے ایک اور عالم ہے مراقبہ کی تعریف
میں ہم نے کئی بارعرض کیا کہ مراقبہ دراصل اندرونی آنکھ کادیکھنے کاعمل ہے
جس اور ہم یہ جانتے ہیں دو ظاہر ی آنکھوں سے دیکھنے کا عمل جو ہے وہ
محدود ہے لیکن ایک حد تک ہم دیکھ سکتے ہیں لیکن اگر ہم اپنی اندرونی آنکھ
کوتلاش کرلیں یعنی اپنی روح کی آنکھ کو دیکھ لیں یا روح کی آنکھ کوتلاش
کرلیں تو ہمارے لئے غیب کی دنیا میں دیکھنا ممکن ہے اورتاریخ میں ایسے لوگ
موجود ہیں بے شمار واقعات شامل ہیں جس میں لوگوں نے دور داز کی چیزیں
دیکھی ہیں مثلاًحضرت عمر کاواقعہ خاص طور سے بیان کیا جا تا ہے کہ مدینہ
منورہ پرخطبہ فرما رہے تھے وہاں سے انہوں نے خطبہ کے دوران میں فرمایا یا
فاریہ الجبرایہ جو کمنڈر تھے فوجوں کے ان کوکہا بھئی تم ذرا ہوشیار ہو کر لڑا

ئی لڑو اور ہار کی طرف متوجہ ہو جا ئواسکے پیچھے گڑ بڑ ہے تو یہ تا ریخ
شاہد ہے اس بات کی کہ ہزارو ں میل دور حضرت عمر کی آواز سنی حضرت
ساریہ جوہیں وہ پہاڑی کی طرف متوجہ ہو ئے اور وہاں دیکھا کہ کچھ بندے
پہاڑی کی طرف چڑ کر مسلمانوں کے اوپر تشکول مارنے والا تھا اور اور حضرت
عمر کی آواز دینے سے لشکر میں صفائی تھی اور مختلف ہتیھیار تھے تو انہوں نے
جب آواز سنی تو حملہ رک گیا اور وہ بڑے نقصان سے بچ گئے اب یہ دیکھنا بر حال
غیب کی دنیا میں ہی دیکھنا ہے حضرت عمر مدینے میں ہزاروں سال میلوں
پہنچیں ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت عمر نے دیکھالیکن محاذ کاپو را نقشہ
حضرت عمر کے سامنے تھا دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عمر نے دیکھ کرجو کچھ
فرمایا وہ سپہ سالار نے بھی سنا اور فوجیوں نے بھی سنا اس سے یہ ثابت ہوا
کہآدمی دور داز کی چیزوں کو دیکھ بھی سکتا ہے اور دور دراز جو لوگ ہیں وہ
آواز بھی س سکتے ہیں دور داز لوگوں کی تو اسی طرح بہت ساری چیزیں مثلاً
آپ نے پڑھا ہو گا کہ قبر کے اندر جو لیٹے ہو ئے ہو تے ہیں کچھ لوگ اچھے بھی
ہو تے ہیں کچھ لوگ پر یشان ہو تے ہیں تو وہاں بھی اولیا ء اللہ کے واقعات
ایسے ہیں جو انہوں نے جناب کہا کہ یہ بندے پر یشان ہے قبرمیں اس کی بھی
اصلاح کے لئے ثواب کرو کچھ کھا نا پکا کر دو کچھ نہیں تو درخت ہی لگا دو وہ
درخت کی تصدیق کر نے سے اس کا تو آپ تلا ش کر یں بے شمار واقعات ایسے ہو
تے ہیں کہ جو ہماری عام دیکھنے جو حس ہے اس سے ہٹ کر ہم دیکھتے ہیں
دوسری جو ہماری پاس ہر وقت ایک صلاحیت ہے جس کوکو ئی بھی آدمی نظر
انداز نہیں کر سکتا اور اس صلاحیت سے ہر آدمی فا ئدہ بھی اٹھتا ہے اس کا
تجربہ بھی کر تاہے وہ خواب ہے خواب کے عالم میں آپ دیکھئے گا آدمی سو رہا
ہے بالکل بے خبر اسے کچھ پتا نہیں میرے آس پاس کیا ہو رہا ہے ،لیکن وہ
خواب کے اندر بھی دیکھتا ہے میں آسمانوں میں اڑ رہا ہوں ،میں ہوا میں اڑ رہا
ہوں ،میں پانی میں اڑ رہا ہوں ،کسی پیغمبر علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی ولا دت
ہو رہی ہے ان سے با تیں ہورہی ہیں کبھی وہ دیکھتا ہے میں صاحب خانہ کعبہ
میں ہوں تواف کر رہا ہوں کبھی کہتا میں سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام
کے دربار میں ہوں سلام پڑھ رہا ہوں کبھی کچھ دیکھتا ہے کبھی کچھ دیکھتا ہے
اور وہ خواب دیکھنے کے بعد بہت بار اسی طرح ہو تا ہے جس طرح وہ خواب
دیکھتا ہے بہت ساری صورتو ں میں آپ کوتجر بہ ہوا ہو گا کہ آپ کسی نئے
شہر میں گئے کسی نئے قبرستان میں گئے اور آپ کہتے ہیں کتنی عجیب بات ہے
یہ دیکھا ہوا ہے تو اس کامطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ خواب میں دیکھا ہوا ہو تا ہے
بھول جا تے ہیں تو اب دیکھنے کی جو صلاحیت ہے وہ ثابت ہے اس بات سے خوا
ب میں بھی دنیا سے با ہر دیکھتے ہیں اور اگر ہمیں اللہ تعالیٰ ہمت دے تو فیق
دے یا کوئی پریکٹس کر لیںتو بارہ بھی توآدمی دیکھ سکتا ہے تو مراقبہ کا مطلب
یہ ہے کہ آدمی اس بات کی کوشش اور مشق کر ے کہ وہ جو دنیا میں پابند
حواس میں زندگی گزارر ہا ہے ایک محدود مطلب یہ ہے کہ آپ یہاں سے اگر

دیکھیں تو کتنا دیکھ لیں گے زیادہ سے زیادہ چار سو گز دیکھ لیں گے ۔پانچ سو گز
دیکھ لیں گے پانچ سو گز کے بعد کو ئی چیز نظر نہیں آئے گی ۔لیکن اگر آپ
پریکٹس کر یں جیسے یہ کبوتراڑانے والے لوگ ہو تے ہیں انکی نظر بہت تیز ہوتی
ہے۔ اور پریکٹس ہو جا تی ہے۔ میلوں میل دیکھو فلا ح کبو تر فلاح نسل کاان کو
پریکٹس ہو جا تی ہے۔ جیسے آپ ڈیراور لوگ ہیں جو گاڑیاں چلا تے ہیں ان کے
جب بھی چشمے لگے گا قریب کی چشمے لگے گا دور کانہیں لگے گا دور کی نظر
کا چشمہ ہی نہیں لگتا ایسی صورت سے جب ہمدیکھتے ہیں جو لکھنے پڑھنے
والے لوگ ہو تے ہیں مثلاً درزی ہو تے ہیں کتا بت کر نے والے لو گ ہو تے ہیں یا
کو ئی خیرات کاکام کر نے والے ہو تے ہیجن کی نظر جو ہے۔ قریب زیادہ
استعمال ہو تی ہے۔ ان کے جب بھی چشمے لگے گا دور کا لگے گا بات یہ ہے۔ آپ
اس نظر کو جس طرح استعمال کر تے ہیں نظر اسی طرح سیٹ ہوجا تی ہے۔
اگر آدمی دیور ہے۔ تو دور تک دیکھے گا اور کبوتر باز ہے۔ تو اس سے بھی دور تک
دیکھے گا ،پتنگ اڑانے والا اس سے بھی دور دیکھے گا بات کیا ہو ئی بات یہ ہے۔ کے
اسے دور دیکھنے کی پریکٹس ہے۔ اسے پتا نہیں ہے۔ میں پریکٹس کر رہا ہوں لیکن
جب آپ پتنگ اڑائیںگے آسمان میں آپ کی نظر آسمان میںہیرہے۔ گئی آ پ کی دور
کی جو نظر ہے۔ وہ زیادہ طاقت ور ہے۔ اسی طرح قریب لوگ کام کر تے ہیں تو
ان کی قریب کی زیادہ طاقت ور ہے۔ تو یہ پر یکٹس ہے۔ جب ہم اس مادی آنکھ
کو پریکٹس کے زیادہ سے زیادہ دور لیجا تے ہیں اور کم از کم قریب کر دیتے ہیں
اور اگر ہم روحانی آنکھ سے واقف ہو جا ئیں تو روحانیت کی بات ہوگئی ہم ٹائم
سے اسپیس سے تعین سے نکل تعین سے آزاد ہو جا ئیں گے بھئی آپ کو یہی کر نا
ہے۔ تو مرا قبہ دراصل نام ہے۔ اس بات کاکہ ہمارے اندسرِ جو غیب کی دنیا میں
دیکھنے والی نظر کام کر رہیء ہے۔ اس نظر کو بنانا یا اسا آنکھ کو بنانا یعنی اس
آنکھ کے بنانے کے عمل میں ہم نے جدوجہد اور عوامل کردئیے اس کا نام مرا قبہ
ہے۔ ہبھا ئی نے سوالیہ کیا ہے۔ مراقبہ میں ہم دیکھتے تو ہیں لیکن یہ کیسے پتا
چلے گا یہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں وہ صیحح دیکھ رہے ہیں جو کچھ دیکھ رہے
ہیں وہ غلط دیکھ رہے ہیں تو اس کا بھی ایک اصول ہے۔ اس کا اصول یہ ہے۔ کے
آپ بہت ساری چیزیں دیکھتے ہیں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے تو آپ بھی نہیں
دیکھتے مثلاً یہاں آپ سرجا نی ٹائون تشریف لا ئے کو ئی آدمی ناظم آباد سے آیا
ہو گا کوئی ملیر سے آیا ہو گا بھئی بات یہ ہے۔ کے تم ناظم آباد سے نکل کر سر
جا نی ٹائون آئے راستے میں تم نے کیا کیا چیزیں پڑی راستے میں تمہیں کیا کیا
چیزیں پڑی کو ئی بس پڑی کو ئی گاڑی پڑی کوئی اللہ بھلاکرے کو ئی آپ سے یہ
پو چھے بھئی بتا ئو کھمبے کتنے ہیں پلا زے کتنے آپ نے دیکھے تو دیکھا تو آپ نے
سب کچھ ہے۔ لیکن آپ کچھ بھی نہیں بتا تے دیکھئے اگر ایک بندہ ناظم آباد سے یہ
سوچ کرچلے کے مجھے راستے میں ہرچیز کودیکھنا ہے۔ یا د رکھنا ہے۔ تو وہ آدمی
سو آدمی سے جتنا اس کو یاد ہو گا وہ بتا ئے گا بھئی اتنے پلازے ہیں ادھراتنے
راستے میں فلاح فلاح رخ کی میں نے گاڑیاں دیکھی اتنی چورائیں ہیں ان چورائوں

پر کسی میں گھاس لگی ہوئی ہے کسی میں گھا س نہیں لگی ہو ئی مقصد یہ
ہے کہ آپ کسی چیز کی طرف متوجہ ہوجا ئیں اور اسے یاد رکھنے کی کو شش
کر یںوہ چیز آپ کو یاد رہتی ہے لیکن اگرآپ متوجہ نہ ہو ں تو آپ اس راستے
سے بیس دفعہ گزریں آپ کو یاد نہیں ہو گی بہت سارے لوگ ایسے ہو تے ہیں
محلے میں رہتے ہیاپنے گھر کے اڑوس پڑوس کا پتا نہیں ہو تا اسی محلے میں
کوئی آدمی ہو گا اس سے پو چھیںراستہ کا تو وہ ساری گھر بتا دے گا ساری دنیا
بتا دے گا بات یہ ہے کہ اس آدمی کی د لچسبی نہیں ہے کو ن کہاں رہتا ہے وہ
اپنے حال میں مگن ہے یعنی وہ متوجہ نہیں ہو تادوسرا آدمی متوجہ ہو تا ہے
اب وہ قانون یہ بنا کہ وہ غیب کی دنیا کا عمل ہوآج کی دنیا کا عمل ہو یا اس
مادی دنیا کا عمل ہو اگر آپ اس کی طرف متوجہ ہیں اگر آپ دھیان دے رہے
ہیں اگر آپ یاد رکھنا چا ہتے ہیں تو آپ کو بہت کچھ یاد ہو گا اگر آپ اس طرف
متوجہ نہیں ہیں تو آپکوکچھ بھی یاد نہیں تو اب یہ ہے کہ مراقبہ میں دیکھی ہو
ئی چیز پہلے تو یہ اس کی حقیقت کیا ہے اور وہ یاد رہتی ہے نہیں رہتی اگر
مراقبہ میںاگر آپ کو اتنی پریکٹس ہو جا ئے جو چیز بھی آپ دیکھیں اس کی گہرا
ئی میں آپ غوروفکر کر یں اور اس اور وہ دیکھا ہوا سا را کا سا را حقیقت پر
ممنوع ہو تا ہے لیکن اگر آپ قصری طور پر دیکھیں آپ کو یہ یاد تو ہو گا میں نے
اتنے پلا زے دیکھیں ہیں لیکن اس کے پیچھے کو ئی حد میں بات نہیں کہا جا سکتی
نہیں یہ ایسا ہے مثلاً ایک آدمی کا رمیں بیٹھ کرسیر کر تا ہے کرا چی کی ایک
آدمی ہوا ئی جہاز میں بیٹھ کرسیر کر تا ہے تو اس کو ہوا ئی جہاز میں بلڈنگ
بھی نظر آئیں گی،روشنی بھی نظر آئیں گی ،کاریں بھی نظر آئیں گی لیکن اگر
ائیر پورٹ پر اس سے پو چھا جا ئے تم نے کیا دیکھا تو وہ کہے گا میں نے کچھ نہیں
دیکھا رو شنیاں دیکھی ہیں حالانکہ سب روشنیاں تو نہیں ہیں لیکن ایک آدمی جو
کار میں بیٹھ کر سیر کی جس نے وہ بتا دے گا میں صدر گیا میں فلاح جگہ گیا
فلاح تو یہ مراقبہ میں دیکھی ہوئی صورت ہوکو ئی عمل ہو مراقبہ میں دیکھی
ہوئی کو ئی بات ہو یا دنیا وی اعتبار سے دیکھی ہو ئی کو ئی بات ہو کو ئی
عمل ہواگر ہمارا ذہن اس کی طرف متوجہ ہے تو ہماسے یاد رکھتے ہیں اور
اس طرف متوجہ نہیں ہے تو ہم اسے ہر گز یاد نہیں رکھتے اب سوال جو ہم
مرا قبہ میں دیکھ رہے ہیں یہ ہمارے تصوراتی ہونگے جہاں تک تصورات کا تعلق
ہے ساری دنیا کی بھئی تصورات پر قائم ہے میں نے ایک صاحب سے سوال کیا تھا
با ہرصاحب یہ تصورا تی دنیا نہیں ہے یہ تو حقیقت دنیا ہیں میں نے کہا بھئی تم
یہ بتا ئوجب تم پیدا ہوئے تمہیں یاد ہے نہیں صاحب مجھے تو نہیں یا د بھئی جب
تم پیدا ہو ئے تمہارا نام کس نے رکھا اماں نے رکھا ہو گا ابا نے رکھا ہو گا دادا نے
رکھا ہو گاامثلا ً ایک آدمی کا نام رکھا کہ اس کا نام ہے محمود اب کیا جب وہ
بندہ ساٹھ سال کا ہو گیا وہ محمود ہے ؟کیا اس کی ہر چیز بدل گئی سب بدل
گیا قمر بدل گئی سینہ بدل گیا آنکھ بدل گئی ناک بدل گئی اور اسطرح بدل گئی
اگر اس کے ماں باپ کودیکھا جا ئے وہ نہیں پہچان سکتے لیکن اس کے باوجود وہ

محمود ہے تو مقصد یہ ہوا کیا صنعت ہے اس بات کی جو آپنے نام رکھ دیا وہی
نام سے اسے پکا را جا ئے لیکن ایک مجبوری ہے اس بات کی کہ محمود نام رکھے
بغیر ہم کسی کی کوئی تعین نہیں کر سکتے اسی صورت سے ہم یہاں رہتے ہیں
ساٹھ سالرہتے ہیں ستر سال رہتے ہیں پچاسا سال رہتے ہیں لیکن جب مر تے
ہیں تو یہ ساری چیزیں بے کار ہو جا تی ہیں مکان بنا لو ،گاڑی خرید لو ،جب
آدمی مر تا ہے تو ہر چیز جو ہے اس کی کو ئی حیثیت ہی نہیں ہوتی تو یہ
ساری دنیا جو ہے یہ اصل میں اس نے یہ تصورات کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں
ایک فلم ہے جس طرح ایک فلم دیکھتے ہیں فلم دیکھتے دیکھتے ذہن کہتا ہے ہم
فلم دیکھ ر ہے ہیں ہم فلم دیکھ کر کبھی ہنسنے لگتے ہیں کبھی رو نے کبھی
کوئے دہشت ناک فلم ہو تو ڈر بھی جا تے ہیں کتنی عجیب بات ہے ہمیں پتا ہے
فلم دیکھ رہے ہیں پھر بھی ڈر رہے ہیں یا ہنس رہے ہیں یا بول رہے ہیں یا اس
کہانی پر تبصرے کر رہے ہیں تو اس کو آپ تصورات کے علاوہ کو ئی اور بات
کہہ سکتے ہیں یہ ساری زندگی جو ہے روحانی نقطہ نظر سے فکشن ہے ایک
تصوراتی دنیا ہے اور یہی تصوراتی دنیا کاجو عمل ہے اسی کوبتا نے کے لئے ایک
لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لا ئے اور انہوںنے فرمایا یہ جو دنیا کی زندگی ہے
یہ عارضی زندگی ہے فکشن زندگی ہے یہاں کچھ بھی کر لو اس کی کو ئی
حیثیت نہیں ہے اس کو چھوڑ نا ہی ہو گا اس کو ختم ہی کرنا ہوگا اصل دنیا
ایکاور ہے اس تصوراتی دنیا کے پیچھے ایک اور اصل د نیا ہے جہاں آپ کو با لکل
اسی طرح رہنا ہے جہاں آپ یہاں رہتے ہیں ہجس طرح آپ یہاں پر یشان ہیں
پریشان مر گئے تو وہاں بھی پریشانی دنیا ہے اگر آپ کے یہاں اس زندگی کو
خوشنما بنا لیا اور اس زندگی کو پر نما بنا دیا تو مر نے کے بعد جو اصلی دنیا ہے
وہاں بھی آپ کوسکون ملے گا وہاں بھی آپ سکون رہے گا خوش رہے کے زندے
رہے گے ہتو مرا قبہ جو ہے مراقبہ ایک ایسی مشق ہے مراقبہ ایک ایسا عمل ہے
جس مشق اور جس عمل کے ذریعے انسان اس دنیا میں رہتے ہو ائے دو سری دنیا
سے واقف بھی ہوجاتا ہے اور دوسری دنیا کی زندگی کوسمجھ لیتا ہے اور اس کو
یہ پتا چل جا تا ہے اس دنیا میں خوش رہنے والے بندے یہاں سے چلے جا تے ہیں
اور اس دنیا میں نا خوش رہنے والے بندوں کاوہاں کیا حال ہو تا ہے ہیہ دنیا
حقیقی ہے ہی نہیں یہ دنیا فکشن ہے ساری کی ساری دنیا فکشن ہے ایک پر دہ
پڑا ہوا ہے اس کو یوں سمجھ لیں بار بار ایک ہی بات دوہرا ئی جا تی ہے اصلی
اگر یہ زندگی ہے تو یہاں کو ئی آدمی مر نا نہیچا ہتا کو ئی آدمی یہاں بوڑھا
نہیں ہو نا چا ہتا بوڑھا کیوں ہو تا ہے کو ئی آدمی یہاں کاروبار میں نقصان نہیں
اٹھا نا چا ہتا اس کا کاروبار کیوں خراب ہو کو ئی آدمی مفلس خناس اور بھو کا
نہیں ہونا چا ہتا کیوں اس کے اوپرخناس طاری ہو جا تا ہے کو ئی آدمی ایسا
نہیں ہے جو یہ کہے جی میں بڑا خوش ہوں میں بڑا بیمار ہوں گا بیمار ہو کر
بیماری سے بچنے کی بھی کوشش کر تا ہے علاج بھی کر تا ہے احتیاط بھی کر تا
ہے اس کے با وجود وہ بیمار ہو تا ہے یہ الگ بات ہے اگر آپ بیماریوں سے بچنے

کی کوشش کریں آپ بیمارکم ہونگے لیکن بچ نہیں سکتے بیمارضرور ہو گا آدمی
یہ یورپ میں میں جا تا ہوں وہاں رہتا ہوں مجھے وہاں لوگ ہسپتالوں میں بلا
تے ہیں کتنا رش ہے وہاں مریضوں پر یہ ہسپتال کے یہ جو میٹنگ روم ہو تے یا
وہ کیا کہتے ہیں رومہو تے ہیں وہاں بھی چا ر پائیاں بچھی ہو ئی ہیں تین تین
مہینے ،چار چار مہینے ،پانچ پانچ مہینے ،چھ چھ مہینے مریض تڑپتے رہتے ہیں ان
کودیکھنے کے لئے ڈاکٹر نہیں آتے یہ ان ملکوں کا حال بتا رہا ہوں جہاں وہ پا نی
کا بھی اچھا انتظام کر تے ہیں کھا نے پینے کا بھی اچھا انتظام کر تے ہیمقصد یہ
ہے کہ بیماری جو ہے بیماری لازماً آپ کے پیچھے پڑی رہتی ہے لیکن آدمی بیمار
نہیں ہو تا کیوں کہتا ہے بیمار ہو تا ہے پھر یہ ہے کہ بہت ساری چیزیں ایسی
مثلاً آدمی کوفالش پڑ گیا اب اس کے ہاتھ پیر سب بیکار ہو گئے ہاتھ موجود ہے
لیکن پکڑ نہیں سکتے ٹانگ موجود ہے لیکن چل نہیں سکتے اگر یہ علم آدمی
جسم سب ہی کچھ ہے تو فالش پڑھنے سے ہاتھ کیوں بیمار ہو گیا فا لش پڑنے
ٹانگ کیوں بیکا ر ہو گئی ہاس کا مطلب ہے کہ بیماریاں بھی آپ کو ایسے متاثر
کر سکتی ہیں اب ایسے تو مر نے کی صورت ہے آدمی مر گیا تو وہ کچھ نہیں کر
سکتا تو اب یہ آپ زندگی پر جتنا بھی غورو فکرکر یں گے تو اس زندگی میں آپ
کو ایک چیز نظر آئے گی یہاں کی زندگی کا ہرلمحے ہر آن فنا ہو گیا ایک لمحہ
مرتا ہے تو دوسرا لمحہ پید ا ہو جا تا ہے اصل دیکھئے نہ آپ پید ا ہو ئے میں پیدا
ہو ا سب پیدا ہو ئے اب میں آج جوان کی صورت بنے بیٹھے ہیں ہما را جو جس
طرح مقام تھا بھئی کوئی آدمی آپ سے سوال کر ے تم جوان ہو گئے ہو بچپن سے
نکل کر آئے ہو بچپنا کہاں گیا آپ کیا کہیں گے بتا ئیں بھئی کیا کہیں گے ؟فنا ہو گیا
مر گیا اب ایک بوڑھا آدمی سے پو چھیں صاحب آپ کی جوانی کدھر گئی میرے
پاس اس کے علاوہ کیا جواب ہو گا وہ مر گئی بھئی جب آدمی مر جا تا ہے تو
کہتے ہیں یہ بندے کدھر گیا کہتے ہیں اس کا بوڑھا پا مر گیا تو اس زندگی کاہر
لمحہ مررہا ہے اور ہر دوسرا لمحہ زندہ ہو رہا ہے تو جب موت اور پیدا ئش
کایہ عالم ہے کہ ہر لمحے کے اوپر موت وارد ہو رہی ہے دوسرے عالم کے اندر
حقیقی ہورہی ہے اور یہ عالم کیسے مستقیم ہو رہا ہے تو یہ مراقبے جو ہم کر
تے ہیں مراقبے سے ہمیں یہ پتا چل جا تا ہے اور مراقبے اور مشاہدے میں یہ بات
آجا تی ہے کہ یہ عالم جو ہے یہ ایک عارضی عالم ہے اور اس کی ساری کی
ساری زندگی لیکن ساتھ ساتھ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں جیسے جیسے ہم فنا
ہورہے ہیں ہم دو سرے عالم کی طرف سفر کر رہے ہیں یہ قرآن کہتا ہے یہ
آسمانی کتا بیں کہتی ہیں سیدنا علیہم الصلوٰ ۃ والسلام سے وہجو عالم ہے اس
پر خدایت ہے اب صورت حال یہ ہے کہ ہم فنا ہو نے والے عالم کو تو تسلیم کر
رہے ہیں اور اس کو ہم نے اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے اور وہ عالم جہاں فنا
ئیت نہیں ہے اور جہاں ہمیں بر حال جا نا ہے ہم چا ہئیں نہیں مر یں موت
ہمیں نہیں چھوڑے کتنے سال جئے گا انسان مر نا تو ہے اب آدم سے لیکر اب تک
کروڑوں سال ہو گئے اس دنیا کوبنے ہوئے جب کروڑوں سال میں سنکھوں

سنکھوں آدمی نہیمر گئے تو یہ مراقبہ جو ہے ہمیں تصوراتی اور فکشن دنیا سے نکال کرحقیقی دنیا میں لے آتا ہے ایسی حقیقی دنیا میں جہاں موت وارد ہو تی ہے جہاں پر یشانیاں نہیں ہو تی جہاں بیماریاں نہیں ہوتی جہاں نا خوش نہیں ہو تا آدمی لیکن یہ اس وقت تک ہے جبب آدمی غیرمستقل اور عارضی دنیا میں مستقل جیناسیکھ لے یعنی مستقل دنیا کو وہ دیکھ لے جب تک کو ئی آدمی اس دنیا میں رہتے ہو ئے مستقل عالم کو نہیں دیکھ لیتا وہ مر تا ہی نہیں اور مر تا ہے تو فکشن ہے نہیں اور وہاں اٹھتا ہے تو فکشن نہیں ہے یہ جتنی بھی آپ دیکھیں گے تعلیما ت ہیمذہبی ہیایک تو یہ مذہب کو یہ مسئلے میں شامل کر تے ہپیں فرقوں کا ہی پتا نہیں کتنے فرقے ہیں لیکن اگر آپ اورجنل طریقے پر پیغمبروں کی تعلیمات پڑیں ان پر غور کر یں تو ہر پیغمبر نے ایک ہی بات اس دنیا میں تمہیں بھیجا گیا ہے یہ ایک امتحان گاہ ہے مستقل یہاں نہیں رہنا ہے بالاخر تمہیاس دنیا کو چھوڑنا ہے یہ تم مرضی سے چھوڑوں یا خوشی سے چھوڑنا بر حال ہے تو پیدا ہو نے کے بعد چو دہ پندرہ سال تک تمہارے اوپر کو ئی معارفہ نہیں ہے یعنی آدھی زندگی میں تمہارے اوپر معارفہ نہیں ہے یعنی تیرا چو دہ سال کی عمر آگئی باقی سونے کا وقت آگیا مثلاً کسی آدمی کی ساٹھ سال زندگی ہے ساٹھ سال میں و وہ مر تا ہے تو تیس سال کی زندگی جیسے کوئی معارفہ ہے با رہ تیرا سال تو وہ نکل گئے با قی بھئی وہ سو یا بھی تو ہے با قی سونے کازمانے میں نے حساب لگا یا تھا تو وہ زیادہ تھا اب یہ تیس سال کی زندگی ہے اس تیس سال میں آپ جو بھی کچھ کر تے ہیں وہی آپ کی زندگی کا حاصل ہیاور وہی آپ کی زندگی کا اصل ہے اگر تیس سال کی زندگی میں اگر آپ کو پیغمبروں کی تعلیمات نکال دی تیس سال کی زندگی میں آپ کااللہ کے اوپر یقین کامل رہا تیس سال کی زندگی میں آپ کسی فرقے میں شامل ہو گئے کو ئی فرقہ بازی نہیکی آپ نے خالص اللہ کے رہے اللہ کے رسول بن کر رہے اس کوآپ نے اچھا سمجھا اپنے آپ کوسب سے برا سمجھا اللہ سے اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کی اور اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے اللہ کی مخلوق سے محبت کی آپ کی زندگی سور جا ئے گی اور یہاں کے بعد کی جو حقیقی زندگی ہے آرام و سکون ملتا رہے گااور جب آپ آؤرام و سکون کی زندگی میں ایک دفعہ داخل ہو گئے تو بس پھر ابد تک آپ رہیں گے اور رہے گے اور اگر آپنے اللہ اور رسول کے احکامات کی تعمیل نہیں کی آپس میں تفرکوں میں پڑ گئے لوگوں کو برا بھلا کہا لوگوں کی دل آذاری کاسبب بنے لوگوں کے حقوق کا اطراف کیا لوگوں کو برا بھلا کہا تو یہاں پر بھی پربے سکون زندگی ہے اور وہ یہاں بے سکون ہوتاہے تو وہاں بھی بے سکون ہو تا ہے تو مراقبہ سے انسان کے اندر اللہ کی مخلوق کے لئے محبت پیدا ہو جا تی ہے انسان کے اندر وہ آنکھ کھلجا تی ہے جو اس دنیا میں کام کرتی ہے اور انسان اس مفروضہ اور فکشن میں دنیا سے اور اصلی دنیا سے واقف ہوجا تا ہے ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 97

Track 2

Time 27:40

۲۔مسلمانوں کی حالت زار کس طرح درست ہوسکتی ہے ؟

ایک صاحب نے نام تو لکھا نہیں ہے سوال کیا ہے کہ اسدنیا میں مسلمانوں پر جو
ظلم و ستم ہورہاہے اس میں کشمیر ہے ،نیپال ہے ،فلسطین ہے جیسے
افغانستان میں جو کچھ ہوا ہے ایران اعراق میں جو کچھ ہوا یہ کہہ رہے ہیں
جب صاحب مسلمانوں پر اتنا ظلم ہورہا ہے تو یہ روحانی لوگ جو اللہ تعالیٰ کے
دوست ہیں اور جن کیااللہ تعالیٰ سنتے بھی ہیں دعائیں بھی قبول کر تے ہیں وہ
ان کو بچا نے کے لئے اور عالم اسلام کو تشددظلم و ستم سے نجات دلانے کے لئے
زیادہ سے زیادہ دعا کیوں نہیں کرتے اور وہ دعا کر تے ہیں تو اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کی مشکلات دور کیوں نہیں کر تے پھر دو سری بات انہوںنے یہ کہی
کہ جو اولیا ء اللہ ہیں ان کواللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعے اپنے علوم کے ذریعے
طا ق ت بھی عطا کی ہے جب ہم سب یہ جانتے ہیں کہ خدا کے کلام میں طا قت
ہے تو یہ اولیا ء اللہ حضرات یا صوفی حضرات یا روحانی حضرات اس طاقت کو
استعمال کیوں نہیں کر تے سوال اپنی جگہ عام ہے لیکن اس سوال کر نے والے بھا
ئی نے اس طرف غور نہیں کیا یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہے اور
کائنات کو چلانے والا یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کا ئنات کس طرح چلا ئی جا تی
ہے دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ ضابطے اور قاعدے رکھے ہیں کہ اس قاعدو
ں اور ضابطوں پر جو لوگ پو رے اتر تے ہیں اللہ تعالیٰ کاقانون ان کے ساتھ تعاون
کر تا ہے اور جو لوگ اللہ کے بنا ئے ہوئے اللہ کے پیغمبروں کے بنا ئے ہو ئے
اصولوں کو توڑتے ہیںاللہ تعالیٰ کاقانون ان کاساتھ نہیں دیتا ایسا ہی سوال میں
نے ایک بار حضور قلند ر بابااولیا ء سے کیا تھا تو انہوں نے یہ فرما یا اللہ تعالیٰ
کاجہاں تک معاملہ ہے اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے ہر چیز سے معاوراہے تو اگر
کسی قوم کوسزا ملتی ہے تو وہ سزا اللہ تعالیٰ نہیں دیتے اگر کسی قوم کوجزا
ملتی ہے اس جزا کا بھی ایک قانون ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قانون بنادیا
ہے وہ قانون قانون نا طق ہے گھونگا بہرا نہیں ہے اس قا نون کے مطا بق افراد
قومیں جب عمل کر تی ہیں تو قانون میں اگر ان کورائیت ہو تی ہے قانون ان کو
اچھا سمجھتا ہے قانون ان کو عروج کی طرف لیجا تا ہے تو قانون ان کے ساتھ
تعاون کر تا ہے لیکن اگر وہی افراد اور قومیں ا للہ کے بنا ئے ہو ئے قانون کے
مطابق نہیں چلتی قانون توڑتی ہیں قانون کے خلاف ورزی کر تی ہے تو قانون
انہیں سزا دیتا ہے اب اس وقت جو عالم اسلام کاحال ہے اور دوسری غیر مسلم

اقوام کا جو حال ہے اگر ہم ان کو قرآن پاک کے نقطہ نظر سے ان حالات کو
دیکھیں اور مشا ہدہ کر یں اور غورو فکر کریں تو وہاں یہ بات سمجھ میں آتی
ہے کہ مسلمان ظاہری طور پر تو اللہ کو بھی مانتا ہے اللہ کے رسول کو بھی
مانتا ہے لیکن با طنی طور پر وہ نہ اللہ کومانتا ہے نہ اللہ کے رسول کو مانتا ہے
نہ اس کا قرآن پر عمل ہے ایک جھوٹ فریب اور منا فقت کی زندگی ہے جو اس
وقت مسلمان جو ہے وہ گزاررہا ہے اب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں واضع الفاظ میں
فرمایا ہے کہ وہ قومیں عروج پاتی ہیں جن قومو ں میں اتحاد ہو تا ہے وہ
قومیں ترقی کر تی ہیں جن قوموں میں ریسرج ہو تی ہے جن قوموں میں تلاش
ہو تی ہے جن قوموں کے اندر تفکر ہو تا ہے ووہ قومیں حاکم ہو تی ہیں جن
قوموں میں علو م ہو تے ہیں وہ قومیں دنیا میں سرخرو اور بر تر ہو تی ہیں
جن قوموں کے دماغ ہو تے ہیں اور ان کے اوپر جمود طاری نہیں ہو تا اس کے
مطابق جب ہم دیکھتے ہیں تو تفکر کا ج مسئلہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک
مہ فرمایا تفکر کر و اللہ کی آیات پر غوروفکر کر و اللہ تعالیٰ نے واضع طور پر
ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ جس میں کائنات کے تسخیری
فارمولیں اور کائنات کوکس طرح چلا یا جا ئے کس طرح سنبھالاجا ئے اگر قرآن
پاک میںتفکر کیا جا ئے تو وہ چیزیں سامنے آجا تی ہیںتو تفکرکے سامنے ہم خودکو
عوام کو سامنے دیکھتے ہیں تو ہماری پو زیشن یہ ہے کہ ہمارے اندر تفکر ہے
ہی نہیں اور دوسری قومیں جو ہیں وہ تفکر کے علا وہ کام نہیں کر تی مثلاً
موجودہ سائنس ہے سائنس کی جو تر قی ہے تفکر کے علاوہ کچھ نہیں ہے ہر
دفعہ وہاں کو ئی نہ کو ئی نئی چیز بن جا تی ہے اب وہاں سواری نہیں ہے لیکن
وہاں تکمیل ہو تی ہے تعمیر ہو تی ہے لیکن بر حال نئی سے نئی چیز جو ہے
عالم وجود میں آجا تی ہے ان مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں میں
غوروفکر تفکر ختم ہی ہو گیا ہے قرآن لوگ پڑھتے ہیں لیکن کبھی اس طرف
دھیان نہیں دیا گیاکہ اجتماعی طور پر مسلمانوں کے ا ندر یہ جذبہ پیدا کیا جا ئے
کہ بھئی تم قرآن پڑھتے ہی ہو تو قرآن کے اندر تفکر بھی کر وقرآن کے اندر
غوروفکر بھی کرو نتیجہ اس کا یہ ہوا جب مسلمان قوم کے اندر سے نتیجہ نکل
گیا اور دوسری قوموں نے تفکر کیا تو وہ قوم عالم فاضل ہو گئی موجود ہو گئی
اور مسلمان جا ہل ہو گیا اور پیچھے رہ گیا جب قرآن پاک کی ان آیت کی
طرف جب ہم سوچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرما یا کہ'' متحد ہوکراللہ کی
رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں تفرکے نہ ڈالو'' تو یہاں بھی یہی صورت
ہے کہ مسلمان کی اب پہچان ہی تفرکوں سے ہے آپ کہے جی مسلمان کون سا
مسلمان ہنشی مسلمان ،شافی مسلمان ،دیوبندی مسلمان ،بریلوی
مسلمان ،شیاں مسلمان ، سنی مسلمان ،شیاں میں اسنشری مسلمان ،بوڑی
مسلمان ،آغاخان مسلمان یعنی اس میں اتنے تفرکے ایک قوم کے اندر پید اہوگئے
ہیں کہاب مسلمان کہنے سے یہ پتا نہیں چلتا یہ کیا چیز ہے مسلمان ہے کیا
چیز ؟اور ان تفرکوںکی بنیاد پر ہی مسلمان اپنے آپ کو ہی جنتی کہتاہے ہر

فرقہ یہ کہتا ہے میں جنتی ہوں باقی سب دوزخی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اس
آیت کا ایسا مزاق اڑا یا گیا کہ وہ مسلمان کی پہچان ہی ختم ہو گئی ایک
کتاب ،ایک قرآن ،ایک رسول ،ایک اللہ پھر تفرقہ کا کیا مطلب ہو گیا اب وہ
تفرقہ بازی آپ کے سامنے ہے اب اس تفکر کہ بازی سے دوسی قوموں نے فا ئدہ
اٹھا یا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں'' متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ ہوکر رہو اور
تفرقہ نہ ڈالو ساتھ میں اللہ نے کہا اللہ کی مضبوطی سے پکڑ لو ''تو غیر
مسلموں نے اللہ کو تو بیچ سے نکال دیا لیکن ایک رسی کوبہت مضبوطی سے پکڑا
ہے ابھی یہ سعودیہ اور گوٹھ کی اور اعراق کی آپ دیکھئے انتیس ملک ایک طرف
اور ان انتیس ملکوں میمسلمان ملک بھی تھے ان کے ساتھ یعنی غیر مسلموں کے
ساتھ مسلمان بھی تھے اور ایک اعراق ملک تھا نتیجہ میں جو اس کاحشر کر ناتھا
وہ کر دیا پہلے ایرام اعراق کولڑ وادیا اب یہی اصل میں یہ جو لڑا نے کامطلب یہ
ہے کہ ہمارے اندر اتحاد ہی نہیں ہے ظاہر ہے دو سری قومیں اس بات کو جا
نتی ہیں کہ اتحاد میں طاقت ہے وہ آج کل ڈبیہ کاچکر چل گیا کل پتا نہیں کس
کا چکر چل جا ئے گا تو مسلمان تفکر سے بھی گیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد '
متحد ہو کراللہ کی رسی کو مضبوطی پکڑلو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالوتو اس
کی بھی مسلمان نے غلاف ورزی کی تو اس کے ساتھ ساتھ مسلمان یہ فرماتے
ہیں کہ مسلمان جو سوت لیتے ہیں یا سود دیتے ہیں یا سوت کا کاروبار کرتے
ہیں وہ ہمارے ساتھ حالت جنگ میں ہے اور ہمارے کھولے دشمن ہیں سارا
عالماسلام سود کے اوپر زندگی گزار رہا ہے یعنی کتنی مساکہ خیز بات ہے اللہ
تعالیٰ کہتے ہیتم ہمارے دشمن ہو وہ کہتے ہن اللہ میاں کوکہنے دو ہم ان کے
دشمن ہے ہم تو نمازیں پڑھیں گے ہم تو روزے رکھیں گے ،ہم تو حج کر یں
گے ،ہم تو زکوٰ ۃ دیں بھئی جب اللہ تعالیٰ نے تم ک دشمن دکنیٹ کر دیا آپ کاکو
ئی عمل کیسے قابل قبول ہو سکتا ہے اس میں بھی آپ دیکھیں سالے سال ہو
گئے کبھی اس کا نام کمیشن رکھ دیا جا تا ہے کبھی کبھی کچھ مطلب یہ ہے کہ
قرآن کا جو واضع اورصیحح حکم ہے اس کو تمام مر تبہ احسان کے لوگ بااتفاق
مانتے ہیں کہ سوت لینے والی اور سود دینے والی قوم جو ہے وہ اللہ کی دشمن
ہے اس میں ہمارا پہر عمل ہو تو اسی فرض میں اللہ کا جو قانون ہے وہ آپ
کاساتھ کیسے دے گا ہتو اللہ میاں نے یہ قانون بنا دیا اللہ میاں نے یہ فرمایا ہے کہ
آگ ہم نے بنا ئی آگ کا کام ہے جلا نا اب اس کو آپ طریقہ سے استعمال کر یں
تو یہ آگ تمہارے لئے فا ئدہ من ہو گی تمہیں کھا نا پکا کر دے گی،چا ئے پکا کر دے
گی ،تمہاری سر دی دور کر ے گی ،لیکن اگر تم نے بہ احتیاطی کے ساتھ آگ میں
ہاتھ ڈال دیا تو آگ جلا ئے گی اب کو ئی آدمی آگ میں ہاتھ ڈال دے اور یہ کہے
صاحب اللہ میاں نے میرا ہاتھ کیوں نہیں بچا یا اللہ تعالیٰ نے بتا جو دیا آگ جلا نے
والے چیز ہے آگ میں ہاتھ ڈالو گے تو ہاتھ جل جا ئے گاتو یہ کہنا بھئی اولیا ء اللہ
کیا کر رہے ہیں اللہ کے نیک بندے کیا کر رہے ہیں یا اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں
کیوں قبول نہیں ہورہی ہے سوال یہ ہے کہ اللہ کا بڑے سے بڑا بندہ ہو سوال

یہ ہے کہ وہ قانون کیسے توڑ سکتا ہے جس نے اللہ کا قانون توڑ دیا اللہ کا
دوست کیسے بن سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے دشمن کے لئے کوئی بندے کیسے دعا کر
سکتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود کہہ دیا کہ سود لینے والے سوت دینے والے
میرے دشمن اللہ تعالیٰ نے فرما یا شک جو ہے شک ہم سے دور کر تا ہے شک
شیطانی عرفہ ہے شک جو ہے شیطان کاسب سے بڑا جال ہے آپ دیکھئے قوم کا
کو ئی بھی فرد خواہ وہ مر د ہو ،خواہ وہ عورت ہو،خواہ وہ جوان ہو ،خواہ
وہ بوڑھا ہو اس کے آپ تاثرات معلوم کر یں اس کے قریب جا ئیں تو آپ کو شک
کے علاوہ وہاں کچھ بھی نہیں ملے گا ہر چیز شک مثلاً ٹوٹی پھوٹی نماز بھی
پڑھی اس کے بارے میں کوئی پو چھے بھئی تم نے نما ز پڑھی کیا ہوا قبول ہو ئی
کہنے لگے کہاں قبول ہو گئی ہماری نماز کو ئی قبول ہو نے کی ہے اس میں بھی
شک ہے پھر اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں موت اور زندگی کا مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ
جس طرح تم یہاں پید ہو گئے دو سرے عالم سے یہاں بس گئے اسی طرح یہاں
سے تمہیں جا نا ہے دوسرے عالم میں وہاں صورت حال یہ ہے کہ موت سے اتنا
آدمی خوف زدہ ہے کہ اگر کسی آدمی کو یہ کہا جا ئے بھئی تیری قبر جو ہے
بڑی خوبصورت بنا ئیں گے تو وہ لڑ پڑے گا حالانکہ ایسی حقیقت ہے آپ کو مر نا
ہے بر حال وہ جب بھی پیداہو گیا اس کومرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کی
دعوت دے رہے ہیں کہ موت اور حیات دونوں ایک ہی چیز ہے جس طرح تم یہاں
زندگی گزار رہے ہو تم نے یہاں اعمال اچھے کئے اگر تم نے یہاں اللہ کے قانون کے
مطا بق زندگی گزاری تو یہاں تمہیں سکون ملتا اسی طرح اگر تم یہاں سے
زندگی اچھی لے گئے تو وہاں بھی تمہیں سکون ملے گا ویعمل مثقال ...ویعمل ...
جو عمل یہاں کیاجا تا ہے اس کا ایک ایک ذرہ اگر خیر سے متعلق وہ بھی اللہ کے
پاس ہے اور اگر یہاں شر کیا جا تا ہے تو اس کا ایک ایک ذرہ وہاں محفوظ اور
تولہ ہوا ہے لا کصب ...کہ جو تم یہاں کمائو گے وہ تم وہاں کاٹو گے لیکن اس
کے با وجود ہمیں یہ پتا ہے کہ ہم مر تے ہیں باپ ہمارا مر گیا دادا ہمارا مر گیا
ماں ہماری مرگئی رات دن ہم دیکھتے ہیں کوئی رشتے دار مر گیا لیکن اس
زندگی کے بارے میں جو واقعتا حقیقی زندگی ہے جس زندگی میں عمر کاکو ئی
تعین نہیں ہے یہاں تو آدمی سو سا ل جی جا ئے گا اب تو ساٹھ ستر سال میں
ہی آدمی ادھر کو ہوجا تا ہے ابھی تو پتا نہیں کتنی صدیا ں آپ کو گزارنی
ہیںاس کے بارے میں نہ کو ئی تیاری ہے اس کے بارے میں نہ کبھی اس کے بارے
میں نہ کبھی غوروفکر کر تے ہیںاس زندگی کے بارے میں کبھی آپ یہاں لوگوں سے
یہ تبصرہ کر تے ہیں بھئی وہاں بھی مر نا ہے وہاں کے لئے بھی کچھ کرو تیاری
کرو تو جب مسلمان ہر ہر طرح اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑ رہا ہے تو اللہ
تعالیٰ کیسے مددکر ے گا تو یہ کہنا کہ صاحب اللہ میاں سنتا نہیںبھئی اللہ تعالیٰ
کا ایک قانون ہے اس قانون کے مطا بق آپ زندگی گزاریں اب آپ یہ دیکھیں جتنی
لڑا ئی ہو ئی ہیمسلمانوں میں وہ دوسرے غیر اقوام نے ہی کروائی ہے تعاون
ان ہی کارہاافغانستان میں لڑا ئی ہوئی وہاں بھی روس کاتعاون امریکہ کا

تعاون مطلب یہ ہے کہ وہاں لڑتے بھی اگر ہم ہیں غیر مسلم قوام کاہمیں
تعاون حاصل ہو تا ہے ہماری صورت حال یہ ہے ہماری معاشی جو حالت ہے وہ
بھی افسر ہے ایک زمانہ تھا کہ مسلمان ساری دنیا پر حکمران تھا اور ایک یہ
زمانہ ہے کہ مسلمان کسی بھی خطہ زمین پرآزاد نہیں ہے غیر اقوام کا محکوم
ہے اور غلام ہے تو غلام قومیں جو ہیں انااللہ یغد...اللہ تعالیٰ نے قانون بنا دیاکہ
جوقومیں خود اپنی تبدیلی نہیں چا ہتی اللہ ان میں تبدیلی پید ا نہیں کر تا اب
دیکھئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہاکہ مسلمان اگر اپنی تبدیلی نہیں چا ہئیں گے تو
میں تبدیلی نہیں کرو ں گا بالقوم ...اگر قومیں اللہ کے قانون کاکچھ حصہ بھی
سامنے رکھ کر اس پر عمل کر ے گی ان کواس میں کامیابی ہو گی اس لئے کہ
مسلمان ہو نا اور بلکہ مسلمانوں کی تو زیادہ زمہ داری اس لئے کہ مسلمان نے
اس بات کا عہد کیا ہے کہ وہ اللہ کو مانتا ہے مسلمان اس بات کاعہد کر کے وہ
معید ہووے برابر اللہ سے دور ہورہا ہے اللہ کی نا شکری کر رہا ہے اور اللہ کے
خلاف ورزی کررہا ہے ہتو قانون تو اس سے زیادہ ناراض ہے بھئی غیر مسلم کم
از کم اللہ کوتو نہیں مانتے لیکن جب وہ تفکر کرے گا اپنا دماغ استعمال کر ے گا
نتیجہ میں دیکھئے پا نی ہے ،چینی ہے خوشبو ہے اللہ نے تینوں چیزیں بنا دی ہیں
اب ہندو اگر چینی کو پانی میں گھول لے گا اور خوشبو ملا دے گا وہ بھی شربت
بن جا ئے گا مسلمان اگر چینی کو پانی میں گھول کر خوشبو ڈال دے وہ بھی
شربت بن جا ئے گا یہودی عیسائی کوئی بھی کافر تو یہ قانون ہے مٹی اگر آپ
کھودیں گے کوئی بھی مٹی کھو دیں ہاب زمین کے اندر معدنیات بھر ی پڑی ہے اب
کیا مطلب مسلمان تو زمین کھو دے نہیں نہ معدنیات کوتلاش کر ے اور ایک غیر
مسلم آکر زمین کھودتا ہے معدنیا ت کو تلاش کر تا ہے نتیجہ میں جو ہے وہ
پٹرول نکال لیتا ہے ،گیس نکال لیتا ہے ،یوڈینیم نکال لیتا ہے دھا تین نکال لیتا ہے
طر ح طرح کی تو آپ یہ کہے جی اللہ میاں کیسا مسلمان ہے ہمیں تو پٹرول دیا
نہیں ا ن کوپٹرول دے دیا بھئی نا انصافی نہیں ہے وہاں زمین پراللہ کی تمام
مخلوق جو ہے مشترک زمین کی مالک ہے ہالبتہ اگر کو ئی مسلمان تک اس کو
خصوصی ریایت ملتی ہے اللہ کی طرف سے وہ خصوصی ریایت تو کہاں ملے گی
مسلمان تو اتنا کام بھی نہیں کر رہا جتنا کا فر کر رہے ہیںہجتنا کافر کر رہے
ہیں تو یہ جو ادبار ہیں ،یہ جو پر یشانی ہے اور یہ تمام عالم میں مسلمان کی
ذلت اور خواری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان جھوٹ بہت بولنے لگا ہے ہ
مسلمان منا فق ہو گیا زبان سے کچھ کہتا ہے اور دل میں اس کے کچھ ہے ہر
چیز جو ہے اسلام کے بھی خلاف ہے ہر چیز شریعت کے بھی خلاف ہے ہر چیز جو
ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کے بنا ئے ہو ئے قانون کے خلاف ہیاب
کچھ یہاںاب یہاں پاکستان میں ملاوٹ ہو تی جا رہی ہے تو کس ن ے کہا صاحب
آپ ملاوٹ کر یعوام ہی ملاوٹ کر تے ہیکو ئی کہے رہا ہے صاحب میں نے دودھ
میں ملاکرپیسے کما لئے ،دوسرے کو بے وقوف بنادیا دوسرے نے جناب مصالحے میں
مٹی ملا دی وہ خوش ہو رہا ہے کہ میں نے پیسے کما لئے تیسرا تیل میں اس نے

پتا نہیں وائٹ آئل ملا دیاپتا نہیں کیا ملا دیا تو وہ خوش ہو رہا ہے تو ہر مسلمان
دوسرے مسلمان کو چند پیسوں کے لئے دھوکہ دے رہا ہے ہر مسلمان دوسرے
مسلمان کو چند پیسوں کے لئے ایک طرح سے ذہر دے رہا ہے قاتل کر رہا ہے تو
اس قوم پر اللہ کا قانون کیسے رحم کر ے گااسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اللہ
تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ان خلون ...کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ
اسلام میں پو را کا پورا داخل ہو جا تا آدھا ٹیٹر آدھا بٹیر نہیں مسلمان منا فق
نہیں ہو تا مسلمان جھوٹا نہیں ہوتا مسلمان اللہ کا دشمن نہیں ہو تا تو ایسی
صورت میں جب مسلمان نے اللہ سے رشتہ ہی توڑ لیا مسلما ن نے رسول اللہﷺ
کی زبانی محبت کو تو بہت زیادہ اہمیت دی لیکن جو حضور پاک ﷺ کی جو زندگی
ہے اس پر اس نے غور ہی نہیں کیا مثلاً چند چیزیں ہیں داڑھی وہ مسلمانوں
کی ایک نشانی ہو گئی جب کہ داڑھی دوسرے لوگ بھی رکھتے ہیں لیکن اس قسم
کا لباس پرر اسرار ہو گیا لیکن رسول اللہﷺ کی دو سری زندگی پر ہمیں عمل
نہیں کر نا حضور پاک ﷺکبھی ناراض نہیں ہو ئے حضور پاک ﷺ نے کبھی کی کو
سزا نہیںدی ،رسول اللہﷺ نے کبھی کسی سے نفرت نہیں کی،ہمارے یہاں صورت
حال یہ ہے کم ہر گھر میں میاں بیوی میں نفرت ہے ،والدین بچوں میں نفرت ہے
رشتہ داروں میں نفرت ہے ،ہماری صورت یہ ہے کہ قوم کی پہچان ہی نہیں،
ہے تفرکہ میں قوم بٹ گئی ہے گروہو ہی ایک مذہب بن گیا ہے تو آپ نے یہ
سوال ٹھیک کیا لیکن صورت حال یہ ہے ہمجو اس وقت ہماری پو زیشن ہے
بہت اچھی ہے لیکن اس وقت جو ہمارے اعمال ہیں اعمال کو دیکھا جا ئے تو معاد
ثمود اور قوم لوط اور قوم نوح کی جو سزائیں ہیں ان کے حساب سے بہت اگے
جا چکے ہیں جو انفرادی طور پر الگ الگ قوموں میں برا ئیاں تھیںوہ مسلمانوں
میں اجتماعی طور پر مسلمانوںمیں داخل ہو گئی ہمیں تو یہ سب بھیڑیا کتا
جوئیں پتا نہیں کیا چیز بن رہے تھے وہ تو رسول اللہﷺرحمت العالمین ہیاور
ہمارا ان سے بر حال نسب ت ہے واسطہ ہے جیسے بھی ہے اس نسبت کی وجہ
سے اس واسطہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر بھی اتنی ریایت دے رکھی
ہے ہماری صورتیںانسانوں کی طرح ہیں لیکن اللہ کا اپنا قا نون اٹل ہے اگر
مسلمانوں نے اب بھی اپنی اصلاح نہیں کی مسلمانوں نے ابھی بھی اپنی صفت
بندی نہیںکی مسلمانوں نے اپنی قوم کا انتشار ختم نہیں کیا مسلمانوں نے ابھی
بھی اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ نہیں پکڑا اور تفرکہ بازی کو ختم نہیں
کیا تو آپ یہ دیکھیں مسلمان اللہ کوکو ئی رشتہ دار نہیں ہے اللہ کا قانون اپنی
جگہ اٹل ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہﷺ نے جس طرح اپنی زندگی گزاری ہے
اس طرح آپ عمل کر یں میدان بدر میں رسول اللہﷺ تین سو تیرا آدمی لیکر چلے
گئے کتنے تین سو تیرا آدمی لیکر چلے گئے وہ وہاں جا کر میدان میں رسول پاک ﷺ
نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اتنے ہی آدمی لاسکتا تھا جتنے میں لے آیا اب آپ میری
مدد کرو حضور پاک ﷺ نے مدینہ منورہ میں یا مکہ مظمہ میں بیٹھ کر دعا نہیں
کی کہ اللہ میاں تم فتح کردو پہلے رسول اللہﷺ کی زندگی درخشاں باغ ہے پہلے

رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا عمل کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ہمارے یہاں
صورت حال یہ ہے کہ عمل کا نہ با لکل ہے ہی نہیں دعا دعا ہر جگہ دعا اور
اب تو یہ صورت حال ہے بھئی فلاح مولوی صاحب کو بلائو وہ بہت اچھی دعا کر
واتے ہیں کیا اچھی دعا کاکیا مطلب ہوا بھئی وہ ذراے جناب کچھ گا لیا لہجے بدل
لیا کچھ یہ ک رلیا لمبی لمبی دعا ئیں مجھے دس گیارہ سال عمر کی تو ساری با
تیں یا د ہیں میرا خیال ہے سب ہی کو یا د ہو تی ہونگی دس بارہ سال دس سال
اگر آپ لگا لیں تو میری تو چھاسٹھ سال عمر ہے ٥٤ سال سے میں ایک ہی بات
سنتا آیا ہوں ہر مسجد میں، ہر میلاد میں ،ہر مذہبی ہر تقریب میں مذہبی
جلسے میں بڑے سے بڑے جلسے میں یا اللہ یہودیوں کو تبا ہ کر دے یا اللہ یہودیوں
کو بر باد کر دے ٥٦ سال میں میں نے دعا قبول ہو تے ہو ئے نہیں دیکھی کیوں دعا
وبول نہیں ہو تی دعا اس لئے قبول نہیں ہو تی زبانی خرچ ہے عمل نہیں ہے
وہ اسرائیل ہے تیس لاکھ کی آبادی ہے نوکروڑ کی ارب کی آبا دی ہے جناب وہ
قبضے میں نہیں آرہے کیوں قبضے میں نہیں آرہے ان کے اندر اتحاد ہے ان کے انادر
اپنے وطن سے اپنی زمین سے محبت ہے ہمارے اندر اپنی ذات سے محبت ہے بس
یہ چا ہتے ہیں کہ بہت سارا بینک بیلنس ہو جا ئے بینکوں میں پیسے بھرا رہے
اچھا پیسے بھی اپنے ملک میں نہیں رکھتے دو سرو ں میں رکھتے ہیں اپنے ملک
میںپیسے رکھنے پر بھی اعتبار نہیں ہے ت پھر کیسے اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر ے گا
بھئی اور کیوں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اپنا قانون توڑے آپ رسول اللہ ﷺ کی زندگی
کے نقش قدم پر چل کر آپ اپنی اصلاح کریں اپنی تر بیت کر یں اپنے اندر سے
تفرقے ختم کر یں اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں اللہ کین اوپر
اطماد کریں نتیجے یہ ہو گا انشا اللہ ہماری بھی مدد ہو گی اور ہم نے یہ سب
نہیں کیا تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ واضع طور پر قرآن پاک میں فرما دیا ہے انا اللہ
لا یغرو ...اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 97

Track 3

Time

ہم فرکوں سے نکل کر اجتما عیت میں کس طرح داخل ہوسکتے ہیں ؟

اللہ نے یہ فرمایا اللہ کی رسی کو مضبوط کے ساتھ ساتھ پکڑ لو جبکہ رسول
اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے اسلام میں74 فرقے ہونگے کو ئی 72کہتاہے 74کہتاہے
ایک تو یہ رسول اللہ ﷺ نے واضع طور پر یہ فر مایا ہے اگر کو ئی با ت میرے سے

ایسی منصوب کی جا ئے جو قرآن پاک سے ٹکراتی ہوں اور قرآن پاک سے مطا
بقت نہ رکھتی ہوں وہ میری بات نہیں ہے۔ تو حدیث جوہے وہ موضوع ہوسکتی
ہے۔ موضوع حدیث لوگوں نے تلاش بھی کی ہے۔ اس کی نشا ندہی بھی کی ہے۔
لیکن قرآن کی آیت محکم ہو گئی وہ موضوع کبھی نہیں ہو گی۔اب یہ کہ
مسلمانوں میں 74 فرقے ہونگے یا 72 ہو نگے اب کیا پتا یہ حدیث موضوع ہے۔
کیسی ہے۔ بر حال حضور پاک ﷺکا یہ ارشاد ہے۔ کہ اگر میری کوئی بات ایسی
ہوجو قرآن سے ٹکرا جا ئے اور قرآن کے خلاف ہو تو وہ میری بات نہیں ہے۔ اب
ہو سکتا ہے۔ بہت ساری حدیثیں جو ہیں یہودیوں نے گھر گھر سے ایسی شامل
کی ہیں مسلمانوں کی دشمنیوں میں اس کو اگر چھان پھا ٹک بھی کی جا ئے تو
ہو سکتا ہے۔ کہ وہ موضو ع ہی ہم نظام مصطفی کی تحریر میں مسلمانی بھا
ئیوںنے کتنی قربانیاں دی ہیں بھئی دیکھئے بات وہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو ہے۔ اگر
خلوص نیت سے کو ئی کام کیا جا ئے اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطا بق کوئی
کام کیا جا ئے تو اس میں دیر تو ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنا قانون کبھی نہیں
چھوڑتے اب نظام مصطفی جو ہے۔ اس کے لئے سارے ہی کوشش کررہے ہیں،
ساری دعا بھی کررہے ہیلیکن خاندان ساری دنیا میں ابھی تک کہی نہیں آیا
ظاہر ہے۔ اس میں اس کوشش میں کو ئی کمی ہوگی بات وہی ہے۔ جب تک
اسلام کے پیروکار اور اسلام کے بڑے دانش ور سب کے سب اکھٹے ہو کر ایک پلٹ
فارم پر جمع نہیں ہو تے اس وقت تک اسلام نہیں آتا ورنہ تو یہ کہے۔ گا جی یہ
ان کا اسلام ہے۔ یہ دیوبندی کا اسلام ہے۔ ،وہ بر یلوی کا اسلام ہے۔ ،وہ اہل حدیث
کا اسلام ہے۔ ،وہ فلاح کا اسلام ہے۔ ،وہ فلاح کا اسلام ہے۔ بات وہی ہے۔ وتحصمو
بحبل ...میں تو بار بار بڑے بڑے اجتماعت میں بھی یہ بات میں نے کہی ہے۔ اپنے
علماء سے ،اپنے دانش واروں سے ،اپنے مشاحق سے کہ بھائی اس وقت ضرورت
اس بات کی ہے۔ کہ سارے مسلمانوں کو ایک پلٹ فارم پر جمع کیا جا ئے اور اللہ
کی جو آیت ہے۔ ''اللہ کی رسی کو متحد ہوکر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور آپس
میں تفرکے نہ ڈالو'' تب ہی ہم کامیاب ہوسکتے ہیں ٹکڑوںمیں بٹی ہو ئی قوم
کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی وہ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا حضرت ایوب علیہ
السلام پیغمبر تھے ان کے جسم میں کیڑے ویڑے پڑ گئے تھے تو ان کی بیگم صاحبہ
کہی گئی تھی تو ان کو غصہ وصہ آیا تو انہوں نے کہا اگر جب وہ آئے گی تو میں
اسے اتنی لکڑیاں ما روں گا کو ئی چا لیس کہتا ہے۔ ،کوئی بیس کہتا ہے۔ ،کو ئی
دس کہتا ہے۔ ،کو ئی سو کہتا ہے۔ بر حال جب وہ آئی تو انہوں نے جناب وہ کہا
کہ بھئی کہاں گئی تو تو پتا چلا کہ وہ ان ہی کی تکلیف کے ماداوے کے تلاش میں
گئی ہو ئی تھی۔ تو بڑے وہ ہو ئے کہ صاحب میںنے بڑی بری بات کہی خاما خیاں
اپنی بیوی سے بد تن ہوا اور قسم کھا لی پھر وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا
مجھے اگر وہ سوتنکے کے ایک جگہ جمع کر کیاس کو با ندھ کر ایک دفعہ مارو تو
دیکھئے ایک تنکے سے تو آپ کسی کو ماریں اس کو چوٹ ہی نہیلگتی لیکن وہی
معلوملی تنکے آپ ذرا سا اشارہ کر یں ٹوٹ جا ئے لیکن وہی سو تنکوں کو با

ندھ لیں آپ ہ کا نظام مسلمانو ں کے اوپر فرض ہے ڈیوٹی ہے سب کے اوپر اس
میں یہ نہیں ہے عوام خواص کچھ نہیں ہے سارے اللہ کے بندے سارے مسلمان
مسلمان ہیں کہ آپس میں محبت پیدا ہو، آپس میں اخوت پیدا ہو، اب حضور
پاکﷺ نے فرمایاقل مومن ... سب مومن بھا ئی بھا ئی ہیں اب حضور کی جتنے بھا
ئی بھا ئی ہیں سب ،مومن ہیں سب بھا ئی بھا ئی ہیںہماری صورت یہ ہے کہ
ہم آپس میں لڑ رہے ہیں کسی کو نصری ،منافقت ،حسد،تما، لالچ بغاوت پتا
نہیں کیا کیا دنیا بھر کی جو چیزیں ہیں استعمال کر رہے ہیں اگر آپ کو اللہ کے
مذہب پر چلنا ہے، اگر آپ کو تر قی کر نی ہے ،اگر آپ کو اس محکومت سے
نکلنا ہے حاکم بننا ہے جس طرح ہمارے اسلاف ساری دنیا میں حاکم تھے تو اس
کا واحدذریعہ یہ ہے کہ تمام عالمین اسلام ایک پلیٹ فارم کی طرف کھڑے ہو جا
ئیں اللہ کی آیت پر وتحصمو ...اکھٹا ہو جا ئے ایک عرب مسلمان ہے ایک عرب
اور ایک ارب مسلمانوں کا جو مذہب ہے اسلام اور اس مذہب کا جو لا یا عمل
ہے اس میں آپ کو انفرادیت کہی نظر ہی نہیں آئے گی پانچ وقت نماز اجتما عی
حیثیت ہے، جمعہ کی نماز اجتما عی حیثیت ہے، عیدین کی نماز اجتما عی حیثیت
ہے،روزہ سحر افطاراجتما عی حیثیت ہے،حج اجتما عی حیثیت ہے تو غیر مسلم
اقوام نے اس بات کو سمجھ لیا ہے کہ مسلمانوں کا جو مذہب ہے وہ ہے ہی
اجتما عیت حیثیت اگر اس اجتما عیت کو نہیں توڑ دیا گیا تو مسلمان پو ری دنیا پر
چھا جا ئے اور ہمیں کھا جا ئے گاتو انہوں نے سازشیں کر یں انہوں نے اپنے دماغ
استعمال کر کے، انہوں نے اپنا پیسہ استعمال کر کے ،یہ کو شش کی ہمیشہ سے
کر رہے ہیںہمشہ سے کر رہے ہیں حضور پاکﷺ کے زمانے سے ہی کر رہے ہیں
اور آج بھی کر رہے ہیں اور کر تے رہے گے کہ مسلمان میں کسی صورت سے
اتحاد اور اتفاق پیدا نہ ہو اگر مسلمان کے اند ر اتحاد اور اتفاق پیدا ہو گیا تو
دنیامیں اس کے علاوہ کسی کی حکومت نہیں ہو سکتی اس لئے کہ مسلمان کی
تو ساری زندگی فو جی زندگی ہے امام نے اللہ و اکبر کہہ دیا سب نے ہاتھ با ندھ
لئے جب امام نے اللہ و اکبر کہہ کر دیا سب جھک گئے ،امام نے اسلام و علیکم
کہہ دیا سب نے گر دنیں گھو ملا لی یہ فو جی اسپیڈ یہ فو جی اسپیڈ کا اس قوم
کو کوئی فا ئدہ نہیں ہو رہا ہے کہ ہمارے اندر تفرکہ پڑ گئے ہیں اور ہم قرآن
پاک کی آیت کے خلاف ورزی کر رہے ہیں کیوں کہ اللہ کی آیت کے خلاف ورزی
ہو رہی ہے اس لئے اللہ کا بنایا ہوا قانون ہم سے ناراض ہے اور اللہ کا قانون
جب ناراض ہو جا ئے گا تو ظا ہر ہے اس قوم کو کیسے فلاح اور بہبود ملے گی ۔
ضروری ہے کہ اللہ کے بنا ئے ہو ئے قانون پر عمل کیا جا ئے رسول اللہﷺ کی
سیرت پاک کو با ر بار پڑھا جا ئے وہ حضور پاکﷺ کی زندگی کے ہر ہر شعبہ
کوغورو فکر کیا جا ئے تو وہاں آپ کو سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ملے گا
محبت ،محبت، محبت اپنے بھا ئی سے محبت کرو، اپنے پڑوس سے محبت حضور
پاک ﷺنے یہاں پرفرمایاکہ اگر تم کسی کی حیثیت سے ملک میں داخل ہوجا ئو تو
بچوں کو خوش رکھو، بوڑوں کو خوش رکھو ،معزروں کو خوش رکھو ،بیماروں کو

خوش رکھو انتہاء یہ ہے کہ وہ اتنی بڑی ذا ت اقدس رسول ا للہﷺ جس کے لئے
ساری کائنات اللہ نے بنا ئی جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت العالمین بنا کر اس دنیا
میں بھیجا اس سے ہماری نسبت ہے لیکن جب ہم رسول اللہﷺ کی نسبت کو اور
اپنا محاسبہ کرتے ہیں یقین کیجئے میں تو اپنی بات کہتا ہوں مجھے تو بڑی ندامت
اور شرم آتی ہے کہ ہم رسو ل اللہﷺ کے گستاخ ہیں ہان سے جب اپنے نسبت
قرار دیتے ہیں تو وہ بھی گستاخ ہے اس لئے کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں چونکہ
اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے وہ سب کو سنبھا لتا ہے اس میں چا ہے کا فر ہو ،چا
ہے مشرک ہو چا ہے فاسق ہو اب حضور پاک ﷺ رحمت العالمین ہیتو رحمت
العالمین ہو نے کی حیثیت سے وہ بھی سب تقسیم کر تے ہیں وسائل وہ بھی
سب کو تقسیم کر تے ہیں کا فروں کو بھی تقسیم کر تے ہیں ،اللہ کو جو نہیں
مانتے انہیں بھی تقسیم کر تے ہیں اب چونکہ ہم ان کے نام لیوا ہیں بر حال
نسبت ہمیں حاصل ہے تو یہ بہت بڑی سعادت ہے اس میں ہم یہ تھوڑے بہت
نظر آرہے ہیں وہ حضورپاکﷺ کے رحمت العالمین ہو نے کی وجہ سے زندگی گزار
رہے ہیں لیکن ہمیں یہ ضرور سوچنا چا ہئے کہ کہی ایسا تو نہیں ہے جب ہم
حضور پاک ﷺ سے جب اپنی نسبت قائم کر تے ہیں ہم سے کو ئی گستاخی تو نہیں
ہورہی میرا تو خیال ہے جب بھی کوئی بھی مسلمان جب پانے گر بان میں منہ
ڈال کر دیکھے گا اس کو یہی جواب ملے گا رسول اللہﷺ کی نسبت ایک گستاخنہ
عمل ہے اب یہ ہے کہ حضور پاکﷺ رحمت العالمین ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں
اس سے ہمیں یہ ریایت مل رہی ہے لیکن چو نکہ ہمیں رسول اللہﷺ کی نسبت
حاصل ہے اگر ہم تھوڑی سی بھی کو شش کر یں جدوجہد کریں تو ہمیں وہمل
جا ئے گی مثلاً وہ جو لوگ بیس سال میں کہی پہنچیں گے ہم بیس گھنٹوں میں
وہاں پہنچ جا ئیں گے اس لئے کہ ہماری بنیاد مضبوط ہے اس لئے کہ ہمارے
پیچھے تعاون ہے ،اللہ کا اللہ کے رسول ،اللہﷺ کا، اللہ کے قانون کا اور اللہ کی
کتاب کا لیکن جب ہم قرآن کی ہی خلاف ورزی کرنے لگیں تو قانون کیا ہے تو
ایک بار حضور قلندربابااولیا ء ایک دفعہ کچھ پر یشان سے بیٹھے تھے میں نے پو
چھا حضور کیا بات تو انہو نے کہا بھئی کیا پتا اب حال یہ ہو گیا ہے کہ جو حضور
پاک ﷺ سے قریب لوگ ہیں مثلاً بڑے پیر صاحب کابھی نام لیا اب کسی کی یہ
جرات نہیں ہو تی حضورپاکﷺ کے دربار اقدس میں حاضر ہوکر مسلمانوں کی
سفارش کر یں لوگ ڈرتے ہیں خوف زدہ ہو تے ہیں کہی ایسا نہ ہو حضور پاکﷺ
نا گواری کے عالم میں کو ئی ایسی بات فرما دیں کہ اللہ کو نا پسند ہو تو واقع
آپ غور کر یں تو یہی صورت ہے تو مسلمان نہ تو منا فق ہو تا ہے نہ مسلمان
جھوٹا ہو تا ہے مسلمان تو ایک سچا واحد ہوتا ہے یہاں صورت حال یہ ہے کسی
کے بارے میں آپ یہ کہہ ہی نہیں سکتے ویسے تو ہر مسلمان کو یہ کہنا نہیں
چاہئے لیکن اعتماد کر یں گے جس پر بھی اعتماد کر یں گے میرا خیال ہے سو
میسے نانوے تو آپ کو دھوکے ہی دیں گے تو ایسی صورت میں ہم کیسے اللہ کا
شکر کر سکتے ہیں کہ اللہ کاقانون ہماری مدد کریں اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیق

عطا فرما ئے کہ ہم رسول اللہﷺ کے نقش قدم پر صحیح معنوں میں چلیں اور
ہمارے اندر جو اسوہ حسنہ ہے جو موجود ہے اسلاف سے ہمارے اندر منتقل
نہیں ہو رہا ہے جو مدہم پڑ گئے ہیں وہ گہرے ہو جا ئیں ابھر جا ئیں روشنی
پیدا ہو وہ سائکل ہو جا ئے اور یہ بڑی مشکل بات ہے صرف یہ طے کر نا ہے کہ
بھئی آج سے ہم ہمارا ہر مسلمان بھا ئی بھا ئی ہے ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا ہم
کسی کو فر کہے کیا پتا اس کا اللہ کا کیا معاملہ ہے اب آدمی اپنی اصلاح کر ے
یہاں سورت حال یہ ہے کہ ہر آدمی اپنی طرف دیکھتا نہیں دو سرے کی ا صلاح
کی کو شش میں پڑا ہوا ہیہر ؤدمی دو سرے کو کہہ رہا ہے تو جھوٹ نہ بو ل
اور خود جھوٹ بول رہا ہے ،ہر آؤدمی دوسرے کو بول رہا ہے دیکھ تیرے اندر
حسدکینا ہے یہ ختم کردے لیکن وہ کبھی یہ سوچتا ہی نہیمیرے اندر حسد کینا
ہو سکتا ہے پہلے میں ختم کر و ں تو پھر اس کے اوپر اثر ہو گا ہبڑا مشہور
واقعہ ہے حضرت عمر کی خدمت میں ایک خاتون آئیں تو انہوں نے کہا یاامیر
الامومنین یہ بچہ گڑ بہت زیادہ کھا تا ہے اور میرے معاشی حالت ایسے نہیں کہ
میں اس کو گڑ کھلا سکوں حضرت امیرالامومنین نے کہا بھئی کل آنا کل یا پر سو
جب آنا خیر وہ چلی گئی پھر آئی وہ اتنا وقت گزر گیا تھا اور حضرت عمر نے اس
کے سر پر ہاتھ رکھا اور اب کہا بچے کوبیٹا گڑ زیادہ مت کھا یا کرو تمہاری اماں
جی سپوٹ نہیں کر سکتی وہ چلی گئی تو وہاں جو لوگ موجود تھے انہوں نے
کہا صاحب جی یہ بات تو آپ اس وقت بھی کہہ سکتے تھے توانہوں نے فرمایا
نہیں بات یہ ہے میں خود گڑ بہت شوق سے کھا تا ہوں میں نے پہلے گڑ چھوڑا
پھر میں نے اس کو نصیحت کی اب بچہ چھوڑ دے گا اب یہ صورت حال ہماری
بھی ہے ہم کسی کو اگر نصیحت کر تے ہیں تو نصیحت کر نے سے پہلے خود اپنے
اندر جھا نکیں کہ بئی یہ جو ہم نصیحت کر رہے ہیں ایسا تو نہیںکہ ہم بھی اس
ہی کے مرتقیب ہو رہے ہوں ہایک دفعہ دو دفعہ بیس دفعہ جب ہم اپنے اندر
جھا نکیں گے اور ہپماری غلطی ہمارے سامنے آئے گی ظا ہر ہے ہم اسے چھوڑنے
کی بھی کوشش کر یں گے ابھی تو صورت حال یہ ہے غلطی سامنے ہی نہیں
آرہی اس لئے کہ ہماپنی غلطی کو تلاش ہی نہیں کر رہے کو ئی بندہ اپنا
محاسبہ ہی نہیں کر تا ایک تو یہ اپنا محاسبہ ضرور کر نا چا ہئے ہم کہاں کھڑے
ہیں کس طرح کھڑے ہیںاور کس طرح ہم اپنی اصلاح کر یں اور سب سے بڑی
بات تو یہ ہے اپنی گھر کیااصلا ح ہو نی چا ہئے ہم با ہر اصلاح کر تے ہیں گھر
جی وہ ایسا ہو تا ہے شو ہر آیا جیسے بھیڑیا آگیا اور با ہر جب جا ئے گا تو وہ
اتنا اخلاق ہو گا ساری دنیا اس کی تعریف کر ے گی ظا ہر ہے سب بچے یہ کہیں
گے اباکیا ابا ہے یا منا فق ہے با ہر جاتا ہے تو جناب بک جا تا ہے جھک جا تا ہے
جھک کر ملتا ہے بھا گا بھا گا چلا جا تا ہے اس کے کام کے لئے اور گھر میں آتا ہے
تو سوائے غصے کے سوائے نفرت کے سوائے دھمکانے کے کو ئی کام نہیں کر تے
اور بچے بھی منافق ہو تے ہیں میں نے دیکھا ہے جن گھروں میںماں باپ کے اندر
محبت ہو تی ہے ان گھروں میں بچوں میں بڑی محبت ہو تی ہے ،میںنے یہ بھی

دیکھا ہے۔ جن گھروں میں والدین اونچی آواز سے بو لتے ہیں ان کے گھروں میں بچے
بھی چنختے ہیں ،اور جن گھروں میں والدین آہستہ نرم راوی سے گفتگو کر تے
ہیں اس گھر کے بچے بھی آہستہ بات کر تے ہیں اور ان کے اندر بڑا اخلاق ہو تا
ہے ۔تو پہلی بات تو یہ ہے ۔ہماپنے گھر سے اصلاح کر یں سب سے پہلے اللہ کی
رسی کو گھر مین پکڑیں ابھی تو صورت حال یہ ہے ۔ہم قوم کی با تیں کر رہے
ہیں پہلے اپنے گھر میں تو ذہن کے مانگی پیدا کرومیابیوی ہیں میاں کو ذہن الگ
ہے بیوی کا ذہن الگ ہے بچوں کا ذہن الگ ہے بھا ئی کا ذہن الگ ہے والدین کا
ذہن الگ ہے کئی کئی گھروں میں تو لڑا ئیاں ہو تی ہیں وہ صاحب بیوی دیوبندی
ہیں تو میاں بریلوی ہے ،میاں دیوبندی ہیں تو بیوی بریلوی ہے آپس میں لڑرہے
ہیاس نے کہا صاحب میں نے تو نیا ز کر وائی ہے انہو ں نے کہا نیاز نہیں کرو گی
ایک لڑا ئی ایک ہنگا مہ ہو گیا تو کیسے ہم اس سے نکل سکتے ہیں کہ وہ بیوی
ہو ،میاں ہو ،بچے ہوگھر کے ہوں سب سے پہلے یہ طے کر یں گے پہلے ہمیں اپنے
گھر کی اصلاح کر نی ہے اپنے گھر میں پیا راور محبت کے بیج اگانا ہے اپنے گھر
میں اخوت اور محبت کا درخت اگا نا ہے آہستہ آہستہ ایک گھر دو گھر دس گھر
بیس گھر جیسے حضور پاک ﷺ کے فر مانے میں سارے ہی مشرک تھے لیکن رسول
اللہﷺ نے آہستہ آہستہ دو چار دس بیس پچھلے ہو گئے دیکھئے ان کے پاس وسائل
بھی نہیں تھے وہ ساری دنیا کے حکمران تھے تاریخ میں اتحاد تھے ،ان کی حکومت
میں بھا ئی چا را تھا اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق عطا فرما ئے کہ ہم اللہ کی
رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں اور رسول اللہﷺ کے نقش قدم
پر چل کر اللہ کے قانون کا تعاون کر یں ۔اختتام۔